Dr Taiba Khatoon
Dept of Urdu
Soghra College
Bihar Sharif

B.A Part – II
Paper – I

شکست و فتح کی روشنی میں جمیل مظہری کی نثری خدمات

جمیل مظہری اردو زبان و ادب کی دنیا میں محتاج تعارف نہیں۔ انہوں نے اردو کے مختلف اصناف سخن قصیدہ، مرثیہ، غزل اور نظم وغیرہ میں زندگی کی سچائیوں کا روپ پیش کیا ہے۔ انہوں نے صرف شاعری نہیں بلکہ نثر نگاری میں بھی اپنا ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔ ان کی نثر نگاری احساسات کی نزاکت، جذبات کی لطافت و قدرت، خیالات کی جدت و نفاست، تازہ کاری و فکر انگیز معنویت و اسلوب کی برق تابی، طنز کی سلاست و لوچ، زبان کی فصاحت، لب و لہجہ کی نرمی، رس بھری، تیر نظر کی پُر کیف فضا، تشبیہات و استعارات کی جانداری، صناعت کی دوسری اداؤں اور تراشوں کی افراط، استعمال الفاظ کی معنوی و ہیئتی تراشی اور تنظیم و تہذیب تجربہ کی جہتوں سے رفتہ رفتہ نہایت صناعانہ کمال کو پہنچتی ہے۔

جمیل مظہری نے احساسات کے نئے پہلو، جذبات کی نئی اپج، مشاہدات کے نئے زاویے، واردات کے تازہ گوشے، تخیلات کی نئی اڑان، سوز و گداز کے نئے دھارے، تصورات کی جدید صنم کدے، افکار کی نئی سمتیں اور وسعتیں، غور کے ان دیکھے گرداب، نظر کی اچھوتی بلندیاں اور تخلیق کے رسیلے امکانات پیش کیے ہیں۔

اس ناول میں حامد اور محمود دو سگے بھائی ہیں۔ اس میں ایک متوسط درجے مسلم گھرانے کی کہانی ہے۔ سلیمہ اس ناول میں ہیروئن کا رول ادا کرتی ہے۔ سلیمہ کا رشتہ حامد سے طے کر دیا گیا ہے اس لیے دونوں کے بیچ پردہ حائل ہو جاتا ہے۔

حامد کا چھوٹا بھائی محمود جو انگلینڈ سے واپس ہے وہ آزاد خیال کا ہے۔ وہ سلیمہ سے آزادانہ ملتا ہے۔ دونوں ایک دوسرے سے قریب ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کا ملنا جلنا محبت میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ محمود ایک بار اپنے جذبات سے مغلوب ہو کر ذہن

Scanned with CamScanner

جہاں سے سلیم سے شادی کی درخواست کرتا ہے
سلیمہ محمود سے ایک مہینہ بڑی تھی اسلئے شادی
نہیں ہوئی۔ سلیمہ کی شادی حامد سے کردی جاتی ہے
لیکن موہنا کی آس دونوں طرف لگی ہوئی تھی۔ سلیمہ
ایک شریف گھرانے کی لڑکی تھی اور محمود بھی بغاوت
نہیں کر سکتا تھا۔ محمود موہنا سے بھرا خط لکھتا ہے کہ
وہ اس کے ساتھ فرار ہو جائے لیکن سلیمہ کا خط سمجھ
یہ اس کے اپنے ماحول کا اثر ہے۔
اس ناول فتح اور شکست میں مشرقی اور مغربی
ازدواجی زندگی کا فرق دکھائے ہیں۔ اس ناول میں
جمیل مظہری نے ناول نگاری کی طرف توجہ نہیں دی۔
وہ شاعری کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں۔ ناول شکست و فتح
کو فنی درجہ دینے میں فنی اعتبار سے چند نقائص نظر
آتے ہیں۔ کردار مثالی نہیں ہے۔ سارے کردار ایک ہی
محور پر گھومتے ہیں۔ نفسیاتی الجھنوں کو ابھارنے کے لئے
بہت مواقع تھے لیکن محمود اور سلیمہ ناکام عشاق کی طرح رہ جاتے
ہیں۔ ناول کی تکنیکی خامی کے باوجود اس عنوان کے تحت
کئی ناول لکھے گئے۔
لیکن افسوس کی بات ہے کہ جمیل مظہری نے ناول نگاری
سے اپنا رشتہ توڑ لیا۔ شعر و شاعری کی دنیا میں چلے
گئے۔ لیکن اردو ناول نگاری کی دنیا سے جمیل مظہری
کو فراموش نہیں کیا جا سکتا کیوں کہ انکی فنی انفرادیت
قابل ستائش ہے۔
بحیثیت ناول نگار کی اہمیت کے لائق ستائش کارنامہ ہیں
اہم ہے لیکن جمیل مظہری نثر نگار کی حیثیت سے نہایت عظیم ادیب ہیں
یہ خوبی کسی دوسرے ادیب کو میسر نہیں۔ نثر نگاری
میں ان کا ایک الگ مقام ہے۔

Scanned with CamScanner